

کرسمس ڈے پر مبارکباد

کرسمس ڈے پر عیسائیوں کے ساتھ مل کر خوشی منانا یا انہیں مبارکباد دینا کیسا ہے؟
حرام ہے۔ یہ کسی گناہ گار اور کالے دل والے کا کام ہے۔ نبی کریم ﷺ سے محبت
رکھنے والا قطعاً ایسا نہیں کر سکتا۔ اللہ کے دشمنوں کی عیدوں میں شرکت کرنا ممنوع و حرام
ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ . (سورة الفرقان : ۷۲)

”اللہ والے گناہ کی محفلوں میں شرکت نہیں کرتے۔“

علامہ ادریس ترکمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَمَنْ قَلَّةِ التَّوْفِيقِ وَالسَّعَادَةِ مَا يَفْعَلُهُ الْمُسْلِمُ الْخَبِيثُ فِي
يَوْمٍ يُعْرَفُ بِالْمِيلَادِ فَيَشْتَرِي لِأَوْلَادِهِ الْقَصَبَ وَالشَّمْعَ
وَالْقَفَصَ.... فَيَقْعُ فِي الْبِدْعِ وَيَخْرُجُ عَنْ طَرِيقِ النَّبِيِّ
الْمُخْتَارِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافِ
النَّهَارِ وَفِي فِعْلَتِهِ هَذِهِ قَدْ تَشَبَّهَ بِالْكَفَّارِ....

”یہ توفیق اور سعادت کی کمی ہے کہ خبیث مسلمان میلاد نامی دن اپنے بچوں کو
بانس کی چھڑیاں، شمعیں اور پنجرے خرید کر دیتے ہیں..... اور بدعات و

خرفات میں شمولیت کرتے ہیں۔ نیز دن کی ساعات اور رات کی تاریکیوں میں جادہ نبوی سے منحرف ہو جاتے ہیں۔ ایسا کرنا کفار کی مشابہت ہے۔۔۔“

(اللمع في الحوادث والبدع: ۱/۲۹۳)

شیخ الاسلام، علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (۶۶۱-۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

وَكَمَا لَا نَتَّشِبُهُ بِهِمْ فِي الْأَعْيَادِ فَلَا يُعَانُ الْمُسْلِمُ فِي ذَلِكَ؛
بَلْ يُنْهَى عَنْ ذَلِكَ، فَمَنْ صَنَعَ دَعْوَةً مُخَالَفَةً لِلْعَادَةِ فِي
أَعْيَادِهِمْ لَمْ تُجَبْ دَعْوَتُهُ، وَمَنْ أَهْدَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ هَدِيَّةً
فِي هَذِهِ الْأَعْيَادِ مُخَالَفَةً لِلْعَادَةِ فِي سَائِرِ الْأَوْقَاتِ غَيْرَ هَذَا
الْعِيدِ لَمْ تُقْبَلْ هَدِيَّتُهُ خُصُوصًا إِنْ كَانَتْ الْهَدِيَّةُ مِمَّا يُسْتَعَانُ
بِهَا عَلَى التَّشَبُّهِ بِهِمْ، وَلَا يَبِيعُ الْمُسْلِمُ مَا يَسْتَعِينُ بِهِ
الْمُسْلِمُونَ عَلَى مُشَابَهَتِهِمْ فِي الْعِيدِ مِنَ الطَّعَامِ وَاللِّبَاسِ
وَنَحْوِ ذَلِكَ؛ لِأَنَّ فِي ذَلِكَ إِعَانَةً عَلَى الْمُنْكَرِ .

”کفار کی عیدوں میں ان کی ریس کرنا جائز نہیں، لہذا کسی مسلمان کا بھی ان (رسومات) میں تعاون نہیں کرنا چاہیے، بل کہ اسے منع کیا جائے۔ جس نے کفار کی عیدوں میں کسی خلاف معمول دعوت کا اہتمام کیا، اس کی دعوت قبول نہیں کی جائے گی۔ جس مسلمان نے ان عیدوں میں کسی کو خلاف معمول تحفہ دیا، وہ تحفہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔ خصوصاً جب وہ تحفہ ان کے ساتھ مشابہت کا عکاس ہو۔ نہ ہی کسی ایسے کھانے یا لباس وغیرہ کی خرید و فروخت جائز ہے،

جو اس عید میں ان کی مشابہت کے لیے معاون ثابت ہو، کیوں کہ یہ گناہ میں تعاون ہے۔“

(اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفة أصحاب الجحیم: ۵۱۹/۲، ۵۲۰)

مزید فرماتے ہیں:

هَذَا الْحَدِيثُ أَقْلُ أَحْوَالِهِ أَنْ يَقْتَضِيَ تَحْرِيمَ التَّشْبِهِ بِهِمْ، وَإِنْ كَانَ ظَاهِرُهُ يَقْتَضِي كُفْرَ الْمُتَشَبِّهِ بِهِمْ كَمَا فِي قَوْلِهِ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾

”اس حدیث سے کم از کم کفار کی مشابہت کے حرام ہونے کا ثبوت ضرور ملتا ہے، اگرچہ لگتا تو یوں ہے کہ ان کی مشابہت کفر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ (کفار سے دوستی رکھنے والا انہی کا ساتھی ہے۔)“

(اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفة أصحاب الجحیم: ۳۱۴/۱)

حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (۹۱۱ھ) کہتے ہیں:

وَمِمَّا يَفْعَلُهُ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فِي فَضْلِ الشِّتَاءِ، وَيَزْعُمُونَ أَنَّهُ مِيلَادُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَجَمِيعُ مَا يُصْنَعُ أَيْضًا فِي هَذِهِ اللَّيَالِي مِنَ الْمُنْكَرَاتِ، مِثْلُ: إِيقَادِ النَّيرَانِ، وَإِحْدَاثِ طَعَامٍ، وَشَرَاءِ شَمْعٍ، وَغَيْرِ ذَلِكَ، فَإِنَّ اتِّخَاذَ هَذِهِ الْمَوَالِيدِ مَوْسِمًا هُوَ دِينُ النَّصَارَى، وَلَيْسَ لِذَلِكَ أَصْلٌ فِي دِينِ الْإِسْلَامِ، وَلَمْ

يَكُنْ لِهَذَا الْمِيلَادِ ذِكْرٌ فِي عَهْدِ السَّلَفِ الْمَاضِينَ، بَلْ أَصْلُهُ
مَأْخُودٌ عَنِ النَّصَارَى، وَانْضَمَّ إِلَيْهِ بِسَبَبِ طَبِيعِيٍّ، وَهُوَ كَوْنُهُ
فِي الشِّتَاءِ الْمُنَاسِبَ لِإِقْدَادِ النَّيِّرَانِ .

”موسم سرما میں بہت سے لوگ میلاد عیسیٰ ﷺ کے نام سے محفلیں منعقد کرتے
ہیں۔ ان راتوں میں یہ بہت سے منکر کام کرتے ہیں، مثلاً آگ جلانا، رنگ
رنگ قسم کے کھانے تیار کرنا اور شمعیں خریدنا وغیرہ وغیرہ، لہذا سالانہ طور پر میلاد
منانا عیسائیوں کا دین ہے، اس کی اسلام میں کوئی اصل نہیں ہے۔ عہد سلف
میں اس کا ذکر تک نہیں ملتا، بل کہ عیسائیوں سے لی گئی ہے اور سردیوں کی
مناسبت سے آگ بھی جلائی جانے لگی۔“

(الأمر بالاتباع والنهي عن الابتاع، ص: ۱۴۵)

نیز فرماتے ہیں:

وَمِنْ ذَلِكَ أَعْيَادُ الْيَهُودِ أَوْ غَيْرِهِمْ مِنَ الْكَافِرِينَ أَوْ الْأَعَاجِمِ
وَالْأَعْرَابِ الضَّالِّينَ، لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَتَشَبَّهُ بِهِمْ فِي
شَيْءٍ مِّنْ ذَلِكَ، وَلَا يُوَافِقَهُمْ عَلَيْهِ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ
مُحَمَّدٍ: ﴿ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا
تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّهُمْ لَنُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللَّهِ
شَيْئًا وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَاللَّهُ وَلِيُّ
الْمُتَّقِينَ﴾ وَأَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ هُوَ مَا يُهْوَوْنَهُ مِنْ

الْبَاطِلِ، فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلْعَالِمِ أَنْ يَتَّبِعَ الْجَاهِلَ فِيمَا يَفْعَلُهُ مِنْ أَهْوَاءِ نَفْسِهِ، قَالَ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ: ﴿وَلَكِنَّ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَ هُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذَا لَمِنَ الظَّالِمِينَ﴾، فَإِذَا كَانَ هَذَا خِطَابُهُ لِنَبِيِّهِ، فَكَيْفَ حَالُ غَيْرِهِ إِذَا وَافَقَ الْجَاهِلِينَ أَوْ الْكَافِرِينَ وَفَعَلَ كَمَا يَفْعَلُونَ مِمَّا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيَتَابِعُهُمْ فِيمَا يَخْتَصُّونَ بِهِ مِنْ دِينِهِمْ وَتَوَابِعِ دِينِهِمْ؟ وَتَرَى كَثِيرًا مِّنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ الْعِلْمَ الظَّاهِرَ، وَهُمْ مُنْسَلِخُونَ مِنْهُ بِالْبَاطِلِ، يَصْنَعُونَ ذَلِكَ مَعَ الْجَاهِلِينَ فِي مَوَاسِمِ الْكَافِرِينَ بِالتَّشْبِيهِ بِالْكَافِرِينَ.

”یہود، کفار، عجمیوں اور گمراہ عربیوں کی عیدوں کی مشابہت کسی مسلمان کے لائق نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد کریم ﷺ سے فرمایا: ﴿ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ﴾ (ہم نے آپ کو شریعت سے نوازا ہے، اسی کی پیروی کریں اور بے علم لوگوں کی خواہشات پر نہ چلیں۔ یہ آپ کو اللہ سے بالکل بھی بچا نہیں سکتے۔ ظالم تو ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں، لیکن اللہ پارسا لوگوں کا ہی دوست ہے۔) بے علم لوگوں کی خواہشات سے مراد ان کی باطل ریت و روایات ہیں، لہذا کسی عالم کو جاہل لوگوں کی خواہشات

پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

﴿وَلَيْنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَ هُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذَا لَمِنَ الظَّالِمِينَ﴾ (علم وحی آجانے کے بعد آپ نے کفار کی خواہشات کی پیروی کی، تو آپ ظالم ٹھہریں گے۔) جب اللہ کا خطاب اپنی نبی سے اتنا سخت ہے، تو کسی امتی کا کیا حال ہوگا، جو جاہلوں اور کافروں کی اتباع کرتا ہے۔ کفار کی ڈگر پر چلتے ہوئے ایسے ایسے کام کرتے ہیں، جن کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور ان کے شعار کو اپناتے ہیں۔ سطحی علم رکھنے والے بہت سے عمال جائیں گے، جو حقیقی علم سے عاری ہو کر کفار سے مشابہت کرتے ہیں۔“

(الأمر بالإتباع والنهي عن الاتباع، ص: ۱۴۶)

مزید لکھتے ہیں:

وَأَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ السَّلَفِ السَّابِقِينَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يُشَارِكُهُمْ فِي شَيْءٍ مِّنْ ذَلِكَ، فَالْمُؤْمِنُ حَقًّا هُوَ السَّالِكُ طَرِيقَ السَّلَفِ الصَّالِحِينَ الْمُقْتَفِي لِبِئَارِ نَبِيِّهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، الْمُقْتَفِي بِمَنْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ . فَجَعَلَنَا اللَّهُ مِنْهُمْ بِمَنْهُ وَكَرَمَهُ إِنَّهُ جَوَادٌ كَرِيمٌ .

”اچھی طرح سمجھ لیں کہ سلف صالحین میں کوئی بھی ان خرافات میں شرکت نہیں کرتا تھا، حقیقی مومن تو وہی ہوتا ہے، جو سلف صالحین کا خوشہ چین ہو، جن اسلاف نے اللہ کے انعام یافتہ انبیائے کرام، صدیقین، شہداء اور نیک و پارسا

سے دین حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا لطف و کرم کرتے ہوئے ہمیں ان میں سے بنادے۔ وہ تو بہت سخی اور بزرگ ہے۔“

(الأمر بالإتياع والنهي عن الاتباع، ص: ۱۵۲)

سرزمین عرب کے عظیم عالم، علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

عَنْ حُكْمٍ تَهْنِئَةِ الْكُفَّارِ بِعِيدِ الْكَرِيسِمُسْ؟ وَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ إِذَا هَتَّنُونَا بِهِ؟ وَهَلْ يَجُوزُ الذَّهَابُ إِلَى أَمَاكِنِ الْحَفَلَاتِ الَّتِي يُقِيمُونَهَا بِهَذِهِ الْمُنَاسَبَةِ؟ وَهَلْ يَأْتُمُّ الْإِنْسَانُ إِذَا فَعَلَ شَيْئًا مِمَّا ذُكِرَ بِغَيْرِ قَصْدٍ؟ وَإِنَّمَا فَعَلَهُ إِمَّا مُجَامَلَةً أَوْ حَيَاءً أَوْ إِحْرَاجًا أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ مِنَ الْأَسْبَابِ؟ وَهَلْ يَجُوزُ التَّشَبُّهُ بِهِمْ فِي ذَلِكَ؟ فَأَجَابَ فَضِيلَتُهُ بِقَوْلِهِ: تَهْنِئَةُ الْكُفَّارِ بِعِيدِ الْكَرِيسِمُسْ أَوْ غَيْرِهِ مِنْ أَعْيَادِهِمُ الدِّينِيَّةِ حَرَامٌ بِالْإِتِّفَاقِ، كَمَا نَقَلَ ذَلِكَ ابْنُ الْقَيِّمِ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ «أَحْكَامُ أَهْلِ الدِّمَةِ»، حَيْثُ قَالَ: وَأَمَّا التَّهْنِئَةُ بِشَعَائِرِ الْكُفْرِ الْمُخْتَصَّةِ بِهِ فَحَرَامٌ بِالْإِتِّفَاقِ، مِثْلُ أَنْ يُهْنِئَهُمْ بِأَعْيَادِهِمْ وَصَوْمِهِمْ، فَيَقُولُ: عِيدٌ مُبَارَكٌ عَلَيْكَ، أَوْ تَهْنَأَ بِهَذَا الْعِيدِ وَنَحْوِهِ، فَهَذَا إِنْ سَلِمَ قَائِلُهُ مِنَ الْكُفْرِ، فَهُوَ مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ، وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ أَنْ تُهْنِئَهُ بِسُجُودِهِ لِلصَّلِيبِ، بَلْ ذَلِكَ أَعْظَمُ إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ، وَأَشَدُّ مَقْتًا مِنَ التَّهْنِئَةِ بِشُرْبِ

الْحَمْرِ وَقَتْلِ النَّفْسِ، وَارْتِكَابِ الْفَرْجِ الْحَرَامِ وَنَحْوِهِ، وَكَثِيرٌ مِّمَّنْ لَا قَدَرَ لِلدِّينِ عِنْدَهُ يَقَعُ فِي ذَلِكَ، وَلَا يَذِرِي قُبْحَ مَا فَعَلَ، فَمَنْ هُنَا عَبْدًا بِمَعْصِيَةٍ أَوْ بِدَعَةٍ أَوْ كُفْرٍ فَقَدْ تَعَرَّضَ لِمَقْتِ اللَّهِ وَسَخَطِهِ. انْتَهَى كَلَامُهُ رَحِمَهُ اللَّهُ. وَإِنَّمَا كَانَتْ تَهْنِئَةُ الْكُفَّارِ بِأَعْيَادِهِمُ الدِّينِيَّةِ حَرَامًا، وَبِهَذِهِ الْمَثَابَةِ الَّتِي ذَكَرَهَا ابْنُ الْقَيِّمِ؛ لِأَنَّ فِيهَا إِقْرَارًا لِّمَا هُمْ عَلَيْهِ مِنْ شِعَائِرِ الْكُفْرِ، وَرِضًا بِهِ لَهُمْ، وَإِنْ كَانَ هُوَ لَا يَرْضَى بِهَذَا الْكُفْرِ لِنَفْسِهِ، لَكِنْ يُحَرِّمُ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ يَرْضَى بِشِعَائِرِ الْكُفْرِ، أَوْ يَهْنَأَ بِهَا غَيْرُهُ؛ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَرْضَى بِذَلِكَ، كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضَى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ﴾. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾. وَتَهْنِئَتُهُمْ بِذَلِكَ حَرَامٌ سَوَاءٌ كَانُوا مُشَارِكِينَ لِلشَّخْصِ فِي الْعَمَلِ أَمْ لَا، وَإِذَا هَنُّنَا بِأَعْيَادِهِمْ، فَإِنَّا لَا نُجِيبُهُمْ عَلَى ذَلِكَ؛ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ بِأَعْيَادٍ لَنَا، وَلِأَنَّهَا أَعْيَادٌ لَا يَرْضَاهَا اللَّهُ تَعَالَى؛ لِأَنَّهَا إِمَّا مُبْتَدَعَةٌ فِي دِينِهِمْ، وَإِمَّا مَشْرُوعَةٌ، لَكِنْ نُسَخَتْ بِدِينِ الْإِسْلَامِ الَّذِي

بَعَثَ اللَّهُ بِهِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمِيعِ
الْحَلْقِ، وَقَالَ فِيهِ: ﴿وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ
مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾. وَإِجَابَةُ الْمُسْلِمِ
دَعَوَتَهُمْ بِهَذِهِ الْمُنَاسَبَةِ حَرَامٌ؛ لِأَنَّ هَذَا أَعْظَمُ مِنْ تَهْنِئَتِهِمْ
بِهَا، لِمَا فِي ذَلِكَ مِنْ مُشَارَكَتِهِمْ فِيهَا، وَكَذَلِكَ يُحَرِّمُ عَلَى
الْمُسْلِمِينَ التَّشَبُّهُ بِالْكَفَّارِ بِإِقَامَةِ الْحَفَلَاتِ بِهَذِهِ الْمُنَاسَبَةِ،
أَوْ تَبَادُلِ الْهَدَايَا أَوْ تَوَزِيعِ الْحُلُوى، أَوْ أَطْبَاقِ الطَّعَامِ، أَوْ
تَعْطِيلِ الْأَعْمَالِ وَنَحْوِ ذَلِكَ، لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: «مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ». قَالَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ ابْنُ
تَيْمِيَّةَ فِي كِتَابِهِ (اِقْتِضَاءُ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ لِمُخَالَفَةِ
أَصْحَابِ الْجَحِيمِ): مُشَابَهَتُهُمْ فِي بَعْضِ أَعْيَادِهِمْ تُوجِبُ
سُرُورَ قُلُوبِهِمْ، بِمَا هُمْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَاطِلِ، وَرُبَّمَا أَطْمَعَهُمْ
ذَلِكَ فِي انْتِهَازِ الْفُرْصِ وَاسْتِذْلَالِ الضُّعْفَاءِ. انْتَهَى كَلَامُهُ
رَحِمَهُ اللَّهُ. وَمَنْ فَعَلَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ آثِمٌ سَوَاءٌ فَعَلَهُ
مُجَامِلَةً، أَوْ تَوَدُّدًا، أَوْ حِيَاءً أَوْ لِغَيْرِ ذَلِكَ مِنَ الْأَسْبَابِ؛ لِأَنَّهُ
مِنَ الْمُدَاهَنَةِ فِي دِينِ اللَّهِ، وَمِنْ أَسْبَابِ تَقْوِيَةِ نَفْسِ الْكَفَّارِ
وَفَخْرِهِمْ بِدِينِهِمْ. وَاللَّهُ الْمَسْئُولُ أَنْ يُعَزِّزَ الْمُسْلِمِينَ

بِدِينِهِمْ، وَيَرْزُقُهُمُ الثُّبَاتَ عَلَيْهِ، وَيَنْصُرُهُمْ عَلَى أَعْدَائِهِمْ،
إِنَّهُ قَوِيٌّ عَزِيزٌ.

”کیا کفار کو کرسمس ڈے کی مبارک باد دی جاسکتی ہے؟ اگر وہ ہمیں مبارک باد دیں، تو ہم جواباً انہیں کیا کہیں؟ کیا ان کی مجالس میلاد میں شرکت کی جاسکتی ہے؟ کیا غیر ارادی طور پر مذکورہ امور میں کوئی کام کرنا جائز ہے؟ معاملہ شناسی، حیا، حرج دور کرنے یا کسی اور مصلحت کے پیش نظر ایسا کرنا کیسا ہے؟ آیا اس مسئلہ میں ان کی مشابہت جائز ہے؟

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے جواب دیا:

کفار کو کرسمس یا کسی اور عید کی مبارک باد دینا بالاتفاق حرام ہے۔ جیسا کہ شیخ الاسلام علامہ ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ نے (احکام اہل الذمۃ: ۱/۴۴۱) میں فرماتے ہیں: ”کفار کو ان کے مخصوص شعار پر مبارک باد دینا بالاتفاق حرام ہے۔ مثلاً انہیں عید اور روزوں کے موقع پر ”عید مبارک“ یا ”یہ عید مبارک ہو“ کہنا۔ اس جیسے الفاظ کہنے والے کافر نہیں تو حرام کام کر رہا ہے۔ یہ تو ایسے ہی ہے، جیسے اسے صلیب پر سجدہ کرنے پر مبارک باد دے رہا ہے۔ بل اللہ کے ہاں یہ تو شراب نوشی، قتل اور زنا جیسے کبیرہ گناہوں پر مبارک باد دینے سے بھی بڑا جرم اور گناہ ہے۔ کئی دین کے بے قدرے اس جرم کا شکار ہو گئے ہیں، وہ نہیں جانتے کہ یہ کس قدر قبیح حرکت ہے۔ یاد رہے کہ کفر، بدعت یا کسی اور گناہ پر مبارک باد دینے والا اللہ کے غضب اور ناراضی کا قصد کر رہا ہے۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کو ان کی مذہبی عیدوں کی مبارک

باد دینا حرام ہے، کیوں کہ اگرچہ وہ اس عید پر دل سے راضی نہیں ہے، لیکن 'مبارک باد دینے سے بالواسطہ راضی ہونا اور اقرار کرنا لازم آتا ہے۔ مسلمان کے لیے کفار کے شعائر پر خوش ہونا یا دوسروں کو 'مبارک باد دینا حرام ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں کرتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ﴾ اگر تم بھی کفر پر اتر آؤ، اللہ کو پھر بھی کسی کی پرواہ نہیں، پر اللہ اپنے بندوں کے لیے کفر پسند نہیں کرتا۔ شکر گزاری تمہارے لیے پسند کرتا ہے۔ نیز فرمان الہی ہے: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ آج میں نے تمہارے دین کو پایہ تکمیل کو پہنچا دیا ہے، اور اسلام کو تمہارے لیے بہ طور دین پسند کر لیا ہے۔ کافر مسلمان کا شراکت دار ہو یا نہ ہو، ہر دو صورت انہیں 'مبارک باد دینا حرام ہے۔

کفار اپنی عید پر ہمیں 'مبارک باد دیں، تو ہم کوئی جواب کچھ نہیں کہیں گے، کیوں کہ ایک تو یہ ہماری عید نہیں ہے دوسرا یہ کہ یہ عید، اللہ کو پسند نہیں ہے۔ تیسرا یہ کہ یا تو یہ عید ان کی بدعی عید ہوگی یا مذہبی، جسے دین اسلام نے منسوخ کر دیا۔ جس کی بابت ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ جو اسلام کے علاوہ کسی اور کو دین بنائے گا، اس کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا اور آخرت میں خائب و خاسر ہوگا۔ مسلمان کے لیے کفار کی عید کے موقع پر دعوت قبول کرنا حرام ہے۔ یہ تو انہیں

’مبارک باد دینے سے بڑا گناہ ہے، کیوں اس سے ان کی بدعت میں شراکت لازم آتی ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کے لیے کفار کی مشابہت میں اس موقع پر محفل میلاد کا انعقاد، تحائف کا تبادلہ، شیرینی تقسیم کرنا، رنگ برنگے کھانے بنانا، کاروبار بند کر دینا یا کوئی اور معمول سے ہٹ کر حرکت کرنا بھی حرام ہے۔ کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا، وہ اسی میں سے ہوگا‘ شیخ الاسلام، علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب (اقتضاء الصراط المستقیم مخالفة اصحاب الجحیم : ۵۴۶/۱) میں فرماتے ہیں: ’کفار کی کسی بھی عید میں ان کی مشابہت انہیں دلی خوشی فراہم کرتی ہے۔ جب کہ وہ باطل پرست ہیں۔ بسا اوقات تو انہیں اس سے موقع پرستی اور کمزوروں کو اپنی چنگل میں لے لینے کی امیدیں لگ جاتی ہیں۔ مذکورہ کاموں میں کوئی بھی کام کرنے والا گناہ گار ہے، چاہے ایسا وہ چاہتے ہو کرے یا نہ چاہتے ہوئے، حیا کرتے ہوئے کرے یا کسی اور وجہ سے۔ کیوں کہ یہ واضح طور پر دین کو کمزور کرنے، کفار کی قوت قلبی اور انہیں اپنے دین پر فخر کرنے کا موقع دینے کی سازش ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو غلبہ اسلام عطا فرمائے، اسی پر کاربند رکھے اور کافروں کے مقابلے میں مدد فرمائے۔ بلاشبہ وہ قوی اور غالب ہے۔“

(فتاویٰ العقیدۃ، ص: ۲۴۶-۲۴۸، مجموع فتاویٰ و رسائل العثیمین: ۴۴/۳-۴۶)

